بلوچستان صوبائی اسمبلی

نوجوانوں کے لیے راہنما کتابچہ

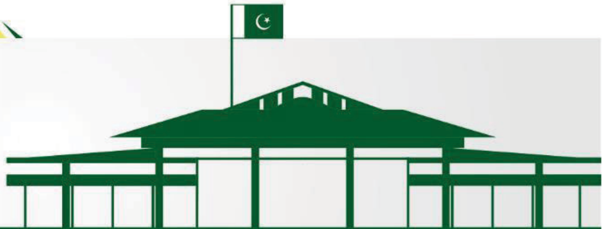

Trust for Democratic Education and Accountability

TDEA

پیش لفظ

ایک فعال اور متحرک جمہوریت میں سب سے اہم عنصر لوگوں کا منتخب ایوان اور اپنے نمائندوں سے تعلق کا ہے۔ یہ تعلق جتنا مضبوط ہو گا، جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہو گی۔ یہ تعلق لوگوں کو جمہوریت میں حصہ دار بناتا ہے اور انہیں احساس دلاتا ہے کے انہیں اپنے منتخب نمائندوں سے جوابدہی کا حق حاصل ہے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ شعور بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے بارے میں منتخب ایوانوں میں ہونے والے فیصلوں سے نہ صرف باخبر ہیں بلکہ وہ ان فیصلوں میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب منتخب ادارے لوگوں کو ان پارلیمانی فیصلوں میں شرکت کے مختلف مواقع فراہم کرتے ہیں۔

بلوچستان اسمبلی کے بارے میں یہ معلوماتی کتابچہ لوگوں اور منتخب اداروں کے درمیان تعلق مضبوط بنانے کی ایک کاوش ہے۔ اس کاوش کی خاص بات آسان اور سہل انداز میں بلوچستان اسمبلی کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ اس کا مقصد منتخب نمائندوں کے اسمبلی میں کام کی اہمیت اجاگر کرنا بھی ہے۔

شہریوں کا ایوان کی کارروائی اور اس میں ہونے والے فیصلوں میں شمولیت اور باخبر رہنا ایک مستحکم جمہوری معاشرے کی اساس ہے۔ یہ کتابچہ ایک شہری کو بلوچستان اسمبلی کے بارے میں وہ تمام معلومات فراہم کرتا ہے جو اُسے جمہوری عمل کا ایک اہم حصہ دار بناتا ہے۔

اس کتابچے کی تیاری میں ای یو کے پراجیکٹ "صوبائی" اور "ٹی ڈی ای اے / فافن" کی محنت اور لگن قابل تحسین ہے۔

شمس الدین

سیکرٹری بلوچستان اسمبلی

فہرست

باب نمبر1: ریاست اور آئین	5
باب نمبر2: انتخابات، سیاسی جماعتیں اور حکومتیں	6
باب نمبر3: ریاستِ پاکستان کے قانون ساز ادارے	8
باب نمبر4: بلوچستان صوبائی اسمبلی	10
باب نمبر5: صوبائی اسمبلی اور نوجوانوں کا کردار	15
اسمبلی اصطلاحات اور تعریفات	19

باب نمبر 1 ریاست اور آئین

ریاست کسے کہتے ہیں؟

آئین پاکستان 1973 کی شق 7 کے مطابق ریاست سے مراد وفاقی حکومت، پارلیمان، صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی اور مقامی حکومتیں (یعنی ضلع، تحصیل، یونین کونسل وغیرہ کی سطح پر منتخب ادارے) جو کسی بھی طرح کا ٹیکس لگانے کا اختیار رکھتی ہوں۔

آئین کیا ہوتا ہے؟

ریاست اور شہریوں کے مابین معاہدے کو دستور یا آئین کہتے ہیں۔ اس معاہدے میں ریاست اور شہری اپنے اپنے حقوق اور فرائض بیان کرتے ہیں اور عہد حکومت کا نظام اسی کے مطابق چلانے کا عہد کیا جاتا ہے۔ ریاست کے تمام ادارے آئین ہی سے اختیارات حاصل کرتے ہیں

پاکستان کا آئینی سفر

پاکستان کا پہلا متفقہ اور باضابطہ آئین 29 فروری 1956 کو منظور کیا گیا۔ اس آئین میں ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا اور گورنر جنرل کا عہدہ ختم کر کے اسے صدر کے عہدے میں تبدیل کیا گیا، تاہم اکتوبر 1958 میں پاک فوج کے سربراہ جنرل محمد ایوب خان نے بطور کمانڈر انچیف آئین معطل کر دیا اور ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ کر دیا۔ 1962 میں جنرل ایوب خان نے اپنا تیار کردہ آئین نافذ کیا اور وہ انکی 1969 میں اقتدار سے رخصتی تک نافذ رہا بعد ازاں ان کی جگہ سنبھالنے والے جنرل محمد یحییٰ خان نے لیگل فریم ورک آرڈر (ایل ایف او) کے ذریعے ملک کے معاملات چلائے، ایل ایف او کے تحت ہی 1970 کے عام انتخابات میں وہ اسمبلی وجود میں آئی جس نے موجودہ آئین جسے 1973 کا آئین کہا جاتا ہے کو متفقہ طور پر بنایا، منظور کیا اور باضابطہ نافذ کیا۔

موجودہ آئین کے خدوخال

پاکستان کا آئین اپنی خصوصیات کے اعتبار سے اسلامی، جمہوری اور پارلیمانی ہے

باب نمبر 2

انتخابات، سیاسی جماعتیں اور حکومتیں

انتخابات کی اہمیت

پاکستان میں جمہوری طرزِ حکومت رائج ہے۔ جمہوریت میں ملک کا نظام شہریوں کی مرضی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر پانچ سال کے بعد عام انتخابات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان انتخابات میں لوگ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ اٹھارہ سال سے زائد عمر کے قومی شناختی کارڈ کے حامل پاکستانی شہری عام انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے اہل ہوتے ہیں۔

پچیس سال سے زائد عمر کے پاکستانی شہری قومی اور صوبائی اسمبلی کے رکن بن سکتے ہیں۔ کسی حلقے سے اسمبلی کی رکنیت کے تمام امیدواروں کا نام ایک پرچی پر لکھا جاتا ہے اور انتخابات والے دن اس حلقے کے ووٹر اپنی پسند کے امیدوار کے نام پر مہر لگاتے ہیں۔ جس امیدوار کو زیادہ لوگ ووٹ دیں وہ اسمبلی کا رکن بن جاتا ہے۔

سیاسی جماعتیں

انتخابات میں حصّہ لینے والے امیدوار اور منتخب ارکان کی اکثریت کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہوتا ہے۔ سیاسی جماعت ایک جیسے نظریات رکھنے والے لوگوں کی تنظیم ہوتی ہے۔ لوگوں کو جس سیاسی جماعت کے خیالات اور نظریات پسند آئیں وہ اس جماعت کے امیدواروں کو ووٹ دیتے ہیں۔ البتہ بہت سے لوگ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ ہوئے بغیر بھی انتخابات میں حصّہ لیتے ہیں اور انہیں آزاد امیدوار کہا جاتا ہے۔

حکومت کی سطحیں

آئینِ پاکستان میں حکومت سازی کی درج ذیل تین سطحیں بیان کی گئی ہیں:

وفاقی حکومت	صوبائی حکومت	مقامی حکومت
پاکستان چار صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، قبائلی علاقہ جات (قبائلی علاقہ جات ایک آئینی ترمیم کے نتیجے میں اب صوبہ خیبر پختونخوا میں شامل کر دیئے گئے ہیں) اور الحاق کرنیوالی ریاستوں اور علاقوں پر مشتمل ایک وفاق ہے۔ آئینِ پاکستان میں وفاق اور صوبوں کے درمیان ذمہ داریوں کی تقسیم کی گئی ہے۔ وفاق کے سپرد دفاع، بین الاقوامی تعلقات، ریلوے	صوبے کے معاملات چلانے کیلئے صوبائی حکومت قائم کی جاتی ہے۔ یہ حکومت وزیر اعلیٰ اور وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔	لوگوں کے مسائل انتہائی نچلی یا ابتدائی سطح پر حل کرنے کیلئے قائم منتخب ادارے کو مقامی حکومت کہتے ہیں، یہ ادارہ لوگوں کے براہ راست ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے مقامی حکومتوں کا کام شہری مسائل کو مقامی سطح پر ہی حل کرنا ہوتا ہے ہم انہیں شہر، یونین کونسل، قصبے، محلے اور گلی کی سطح پر مسائل حل کرنے کی ذمہ دار

اور ایسے دیگر بہت سے معاملات لگائے گئے ہیں۔ ان شعبوں اور وفاقی دار لحکومت اور وفاق کے زیرِ انتظام دیگر علاقوں کا انتظام چلانے کے لیے وفاقی حکومت قائم کی جاتی ہے۔وفاقی حکومت کا سربراہ وزیرِاعظم ہوتا ہے جو اپنی کابینہ کے ذریعے نظامِ حکومت چلاتا ہے۔		حکومتیں بھی کہہ سکتے ہیں۔

باب نمبر 3

ریاستِ پاکستان کے قانون ساز ادارے

وفاقی پارلیمان

وفاقی پارلیمان صدر، قومی اسمبلی اور دارالوفاق (سینیٹ) پر مشتمل ہے۔ وفاقی پارلیمان کو مجلسِ شوریٰ بھی کہتے ہیں۔

دارالوفاق (سینیٹ)

پارلیمان کے دارالوفاق کو ایوانِ بالا یا سینیٹ بھی کہا جاتا ہے۔ سینیٹ کے اراکین کی تعداد 104 ہے جنہیں سینیٹرز کہتے ہیں۔ سینیٹ میں چاروں صوبوں کو مساوی نمائندگی (25 نشستیں فی صوبہ) دی گئی ہے۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی دو نشستیں ہیں جبکہ ایک نشست خواتین اور ایک نشست اقلیتوں کیلئے مختص کی گئی ہے۔ سینیٹ کے اراکین کو براہِ راست عوام منتخب نہیں کرتے بلکہ صوبائی اسمبلیوں کے ارکان انہیں منتخب کرتے ہیں۔ سینیٹ کی رکنیت کی میعاد چھ سال ہے تاہم اراکین کی نصف تعداد ہر تین سال بعد تبدیل ہوتی ہے اور انکی جگہ نئے اراکین کا انتخاب ہوتا ہے۔

قومی اسمبلی

پاکستان کی قومی اسمبلی کو ایوانِ زیریں بھی کہتے ہیں۔ اس میں کُل 342 نشستیں ہیں۔ 272 نشستوں پر براہِ راست انتخابات ہوتے ہیں۔ 60 نشستیں خواتین کے لیے اور 10 اقلیتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ خواتین اور اقلیتیں عام نشستوں پر بھی انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔

صوبائی اسمبلیاں

آئین کے مطابق ہر صوبے کی ایک صوبائی اسمبلی ہوتی ہے۔ اسکے ارکان کا انتخاب کم از کم 18 سال عمر کے رجسٹرڈ ووٹر شہریوں کے براہ راست اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کیلئے امیدوار کی کم از کم عمر پچیس سال ہونا ضروری ہے۔

صوبائی اسمبلیوں کا کردار

صوبائی اسمبلی کا بنیادی کام قانون سازی ہے۔ تاہم حکومت کی نگرانی، احتساب اور عوام کی نمائندگی کے فرائض بھی اس کے کام میں شامل ہیں۔

صوبائی اسمبلی کی چیدہ چیدہ ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

صوبوں کے سپرد کیے گئے معاملات پر قانون سازی

صوبائی حکومتوں کی کارکردگی کی نگرانی

صوبوں کے شہریوں کے مسائل پر بحث

صدرِ پاکستان کا انتخاب

دارلوفاق (سینیٹ) کے اراکین کا انتخاب

باب نمبر 4 بلوچستان صوبائی اسمبلی

تاریخ بلوچستان اسمبلی

بلوچستان کی پہلی 21 رکنی صوبائی اسمبلی 1970 میں ایک صدارتی حکمنامہ کے تحت وجود میں آئی۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے پہلے عام انتخابات 17 دسمبر 1970 کو ہوئے۔ اسمبلی کا پہلا اور باقاعدہ اجلاس 2 مئی 1972 کو منعقد ہوا جس میں تمام 21 ممبران (ایک خاتون اور 20 مرد حضرات) نے شرکت کی۔ پہلے اجلاس کی صدارت معمر سیاست دان جناب عبدالصمد خان اچکزئی نے کی۔ پہلی اسمبلی کے اسپیکر محمد خان باروزئی اور ڈپٹی اسپیکر مولوی شمس الدین بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ اس کے پہلے قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) سردار عطاءاللہ مینگل جبکہ پہلے قائد حزب اختلاف غوث بخش رئیسانی تھے۔

1972 سے اب تک مجموعی طور پر دس عام انتخابات ہو چکے ہیں۔۔1977 میں اس کے ممبران کی تعداد 43 کر دی گئی جبکہ 1985 میں 45 اور 1990 میں دوبارہ 43 کر دی گئی۔ تاہم 1998 کی مردم شماری کے نتیجے میں 2002 میں اسمبلی اراکین کی تعداد 65 کر دی گئی۔ ان میں 51 ممبران عام نشستوں پر براہ راست منتخب ہوتے ہیں جبکہ باقی ممبران میں مخصوص نشستوں پر بالواسطہ منتخب 11 خواتین اور تین اقلیتی (غیر مسلم) شامل ہیں۔ واضح رہے کہ خواتین اور اقلیتوں کو عام نشستوں پر بھی انتخابات میں حصہ لینے کی پوری آزادی ہے۔

اسمبلی کے اہم عہدیدار

صوبائی اسمبلی میں اہم اراکین یا اسمبلی کے عہدیداران درج ذیل ہیں۔

اسپیکر	• اراکین اپنے ہی میں سے ایک رکن کو بطور اسپیکر اسمبلی منتخب کرتے ہیں، اگرچہ اسکا انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہی ہوتا ہے تاہم اس سے ہمیشہ غیر جانبدار رہنے کی توقع کی جاتی ہے۔
ڈپٹی سپیکر	• کسی بھی وجہ سے اسپیکر کی عدم موجودگی کے باعث اسمبلی کی کارروائی چلانے کیلئے سپیکر کے نائب کا انتخاب کیا جاتا ہے، اس نائب کو ڈپٹی اسپیکر کہتے ہیں۔ سپیکر کے انتخاب کے فوری بعد اسی طرح جیسے سپیکر کو منتخب کیا جاتا ہے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوتا ہے۔ ڈپٹی اسپیکر کو بھی اسپیکر کی طرح غیر جانبدار سمجھا جاتا ہے۔
قائد ایوان (وزیر اعلیٰ)	• قائد ایوان یا وزیر اعلیٰ ایسا عہدیدار ہے جسے ایوان کی اکثریتی جماعت / جماعتیں منتخب کرتی ہیں اور ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے بعد اسمبلی اس وقت تک کام نہیں کر سکتی جب تک کہ وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) کا انتخاب عمل میں نہ آجائے۔ قائد ایوان کی نشست پہلی رو میں اور سب سے پہلے ہوتی ہے۔ قائد ایوان صوبائی حکومت کا انتظامی سربراہ اور اسمبلی کو جوابدہ ہوتا ہے۔
قائد حزب اختلاف	• قائد حزب اختلاف یا اپوزیشن لیڈر کا انتخاب صرف حزب اختلاف کے اراکین میں ہی سے ہوتا ہے۔ قائد حزب اختلاف کا کام حکومت کے کاموں پر نظر رکھنا، خامیوں کی طرف توجہ دلانا اور حکومت کے انتظام کو مزید بہتر بنانے کیلئے مشاورت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اسکی نشست بھی اسمبلی کی پہلی قطار میں تاہم قائد ایوان کے مخالف سمت میں ہوتی ہے۔
چیئرپرسنوں کا پینل	• اسمبلی کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ نمبر 13 کے مطابق اسمبلی کے ہر اجلاس کے آغاز پر اسپیکر ارکان میں سے چیئر مینوں یا چیئر پرسنوں کے ایک پینل کی نامزدگی کرتا ہے۔ اس پینل کے اراکین کی تعداد چار سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ان کے ناموں کو سنیارٹی کے اعتبار سے فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔ چیئر مینوں یا چیئر پرسنوں کے پینل میں شامل ان اراکین میں سے جسکا نام سر فہرست ہو وہ سپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی عدم موجودگی میں نشست کی صدارت کرتا ہے۔ صدارت کرنیوالے شخص کے اختیار اس وقت وہی ہوتے ہیں جو اسپیکر کو نشست کی صدارت کرتے وقت حاصل ہوتے ہیں۔ تاہم اگر کسی وجہ سے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی عدم موجودگی کے وقت چیئر پرسنوں کے پینل کی فہرست میں شامل اراکین بھی ایوان میں موجود نہ ہوں تو سیکرٹری اسمبلی اس امر سے اسمبلی کو آگاہ کریگا اور ایسی صورت میں اسمبلی بذریعہ تحریک حاضر اراکین میں سے کسی ایک رکن کو نشست کی صدارت کیلئے منتخب کریگی۔

قانون سازی

کسی بھی صوبائی اسمبلی اور اس کے ممبران کا اولین کام قانون بنانا ہے۔ آئین کے مطابق صوبائی اسمبلی پورے صوبے یا صوبے کے کسی خاص علاقے کیلئے قانون سازی کر سکتی ہے۔ صوبائی اسمبلی میں عام طور پر فیصلے سادہ اکثریت کی بنیاد پر ہوتے ہیں یعنی ووٹنگ کے وقت موجود ممبران میں سے زیادہ تعداد اگر کسی معاملے کے حق میں ووٹ دیدے تو اس معاملے کو اسمبلی کا منظور شدہ سمجھا جاتا ہے۔ قانون بنانے کیلئے حکومت، حزب اختلاف یا کوئی بھی ممبر اسے ایک تحریر کی صورت میں اسمبلی میں طے شدہ طریق کار کے مطابق پیش کرتا ہے۔ اس تحریر کو مسودہ یا بل کہتے ہیں۔ اگر اس بل کی اسمبلی کے ممبران اکثریت کیساتھ منظوری دیدیں تو پھر اسے دستخط کیلئے گورنر کو بھیج دیا جاتا، جس کے دستخط ہوتے ہی یہ بل قانون بن جاتا ہے اور پورے صوبے کے لوگ اس قانون کا احترام کرنے کے پابند ہو جاتے ہیں۔

عوامی مسائل پر بحث

صوبائی اسمبلی عوام کی ترجمان ہوتی ہے، اسی لئے یہ عوام کا ایک ایسا نمائندہ ادارہ ہے جو حکومت کی پالیسیوں اور کارکردگی پر مستقل نظر رکھتا ہے۔ اسمبلی میں حکومت اور حزب اختلاف کے ساتھ تعلق رکھنے والے ممبران اپنے اپنے انداز میں عوام کے جذبات اور خواہشات حکومت تک پہنچاتے ہیں، جہاں کچھ ممبران حکومت کی پالیسیوں کی تعریف کرتے ہیں وہیں کچھ ممبران پالیسیوں سے اختلاف بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات حکومت کو سخت تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ عوام کے مسائل پر یہ ساری بات چیت ایک طریق کار کے تحت ہوتی ہے اور یہ طریقہ کار اسمبلی کے قواعد وضوابط ہائے کار میں طے کر دیا جاتا ہے۔ تمام ممبران اسمبلی میں بات چیت کیلئے اس طریقہ کار کو اختیار کرتے ہیں۔

الفاظ کارروائی سے حذف کرنا:

اسمبلی کی کارروائی کے دوران اگر کوئی رکن ایوان کے قواعد وانضباط کار پر عمل نہ کرے یا کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرے تو اسپیکر اس ممبر کے کہے ہوئے الفاظ کو کارروائی کا حصہ بنانے کی بجائے حذف کرنیکا حکم دیتا ہے۔

حکومتی امور کی نگرانی کا طریقہ

صوبائی اسمبلی حکومت کی نگرانی اور احتساب کا فرض بھی نبھاتی ہے۔ خاص طور پر صوبے کے مالی اور گورننس کے معاملات پر کڑی نظر رکھتی ہے اور حکومت سے جواب طلبی بھی کرتی ہے۔ جواب طلبی کیلئے کئی ایک ذریعے اختیار کئے جاتے ہیں جنہیں پارلیمانی ذرائع کہا جاتا ہے۔ حکومت کی نگرانی، احتساب اور جواب طلبی کا سب سے موثر ذریعہ اسمبلی کی قائمہ کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ حکومت اور اس کے محکموں و حکام کی نگرانی صوبائی اسمبلی کے کاموں میں سے ایک اہم ترین کام ہے۔ صوبائی اسمبلی اپنے اس کام کو جس قدر سنجیدگی کیساتھ اور بہتر طور پر انجام دے گی اسی قدر صوبے کی گورننس بہتر ہو گی اور اسکا فائدہ عوام کو ہو گا۔

صوبائی اسمبلی کی کمیٹیاں

صوبائی اسمبلیاں اپنے فرائض کو نبھانے کیلئے دیگر ذرائع کیساتھ کمیٹیوں کا اہم ترین ذریعہ استعمال کرتی ہیں۔ کمیٹیاں جتنا بہتر کام کرینگی صوبائی اسمبلی اور حکومت اتنے ہی فعال اور عوام دوست دکھائی دیں گے۔ صوبائی اسمبلی بلوچستان کے قواعد وانضباط کار کے مطابق نئی بننے والی اسمبلی کے حلف اٹھانے اور حکومت سازی کا عمل مکمل ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، قائمہ کمیٹیوں، سلیکٹ کمیٹیوں اور انتظامی کمیٹیوں کو منتخب کرنا یا تشکیل دینا لازم ہے۔

سلیکٹ کمیٹیاں	قائمہ کمیٹیاں	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی	اسمبلی کی انتظامی کمیٹیاں

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی:	اس کمیٹی کو عوامی حسابات کمیٹی بھی کہتے ہیں۔ بلوچستان اسمبلی میں اس کمیٹی کے 11 اراکین ہوتے ہیں۔۔ یہ کمیٹی صوبے کے مالی معاملات سے متعلق آڈیٹر جنرل کی رپورٹ پر غور کرتی ہے۔ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ میں حکومتی محکموں کے حسابات کے حوالے سے جن خامیوں کو سامنے لایا جاتا ہے، کمیٹی ان سے متعلق متعلقہ محکموں اور وزارتوں سے جواب طلبی کرتی ہے اور اگر کوئی اقدام کرنا ہو تو اس حوالے سے اپنی رائے پیش کرتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کمیٹی ایک محتسب کے طور پر کام کرتی ہے۔
قائمہ کمیٹیاں:	بلوچستان اسمبلی کے موجودہ ترمیم شدہ قواعد وضوابط ہائے کار کے مطابق ایک کمیٹی یا مجلس قائمہ کئی محکموں پر قائم ہوتی ہے، مثلاً مجلس قائمہ برائے برا□ خوراک ، پیداوار، جیل خانہ جات وغیرہ۔ بلوچستان اسمبلی میں ہر ایک قائمہ کمیٹی سات ارکان پر مشتمل ہوتی ہے اور اس کا چیئرمین اراکین اپنے میں ہی سے چنتے ہیں۔ قائمہ کمیٹیوں کا کام اسپیکر یا اسمبلی کی طرف سے بھیجے جانے والے مسودہ قانون اور معاملات کی جانچ پڑتال کرنا، ان پر رپورٹ بنانا اور سفارشات پیش کرنا ہے۔ قائمہ کمیٹی اس بات کا بھی جائزہ لے سکتی ہے کہ آیا اس کے زیر غور مسودہ قانون آئین، بنیادی حقوق اور پالیسی کے اصولوں کے خلاف تو نہیں ہے۔
سلیکٹ کمیٹیاں:	سیلیکٹ کمیٹیاں اسمبلی کی جانب سے منظور شدہ تحریک (موشن) پر نئی اور موجودہ قانون سازی کی تجاویز کے ترمیمی عمل پر نظر ثانی کے لئے بنائی جاتی ہیں۔
انتظامی کمیٹیاں:	انتظامی کمیٹیوں سے مراد اسمبلی کی ایسی کمیٹیاں ہیں جو اسمبلی کے بعض خاص انتظامی امور جیسا کہ لائبریری، مہمانوں کی مختلف گیلریوں میں آمدورفت اور اراکین کی رہائش و سہولتوں کی فراہمی سے متعلق معاملات کو نپٹاتی ہیں۔ ان کمیٹیوں کے اراکین کا انتخاب بھی ممبران ہی میں سے کیا جاتا ہے جبکہ ڈپٹی اسپیکر اپنے عہدے کے اعتبار سے ان کمیٹیوں کے چیئرمین ہوتے ہیں۔

نمائندگی، جوابدہی اور احتساب کے ذرائع

صوبائی اسمبلی اور اس کے اراکین اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے کئی پارلیمانی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ بلوچستان اسمبلی کے قواعد وضوابط کار میں درج ذیل ذرائع وضع کیے گئے ہیں:

سوالات:

اسمبلی کے اندر سوال پوچھنا بھی عوام کی نمائندگی، حکومت کی جوابدہی اور احتساب کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اس مقصد کیلئے تلاوت کلام پاک کے بعد سب سے پہلے سوالات کا مرحلہ ہوتا ہے۔

اسمبلی میں پوچھے جانیوالے سوالات کو دو بڑی اقسام نشان دار سوالات اور بغیر نشان سوالات میں تقسیم کیا گیا ہے۔نشان دار سوالات ایسے سوالات ہیں جن میں جنکازبانی کے ساتھ تحریری جواب بھی مانگا جاتا ہے جبکہ بغیر نشان سوالات ایسے سوال ہوتے ہیں جن کا صرف تحریری جواب مانگا جاتا ہے۔

وقفہ سوالات: سوالات کے مرحلے کیلئے مقرر کئے گئے وقت کے دورانیئے کو اسمبلی کی زبان میں وقفہ سوالات کہتے ہیں۔

ضمنی سوالات:

ضمنی سوال سے مراد ایسے سوال ہیں جو ایوان میں پوچھے گئے سوالات کی مزید وضاحت لینے کیلئے پوچھتے ہیں۔

توجہ دلاؤنوٹس:

توجہ دلاؤنوٹس" کے ذریعے کوئی رکن یازیادہ سے زیادہ پانچ ارکان کا کوئی گروپ عوامی اہمیت کے کسی فوری مسئلے کی طرف تحریری طور پر متعلقہ وزیر کی توجہ دلا سکتا ہے۔

تحاریک التواء:

اراکین اسمبلی فوری عوامی اہمیت کے کسی اہم معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی معمول کی کارروائی ملتوی کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ ممبران کی بحث کے آخر میں متعلقہ وزیر ارکان کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کا جواب دیتا ہے۔

قراردادیں :

قراردادوں کے ذریعے صوبائی اسمبلیاں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، سفارشات کرتے ہیں یا کسی اہم معاملے پر وفاقی حکومت / صوبائی حکومت کو کوئی پیغام دیتے ہیں، مثلاً کسی واقعہ یا اقدام کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے کارروائی کی سفارش کی جاتی ہے

نکتہ اعتراض (پوائنٹ آف آرڈر):

اس سے مراد ایسی باضابطہ بات یا نکتہ ہے جو ایوان کی کارروائی کے دوران کارروائی کو باقاعدہ بنانے کیلئے اٹھایا جاتا۔

زیرو آور

زیرو آور سے مراد اجلاس کی ہر ایک نشست کے آخری تیس منٹ عوامی اہمیت کے ایسے امور کو اٹھانے کیلئے مختص کرنا ہے جو حکومت سے متعلقہ ہوں اور ان کیلئے ایوان کی مداخلت بھی ناگزیر ہو۔اس کیلئے کوئی بھی رکن اسمبلی کی نشست شروع ہونے کے مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے سیکرٹری اسمبلی کو تحریری نوٹس دیتا ہے جس میں اس معاملے کو زیرو آور میں اٹھانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اگر دو یا دو سے زیادہ اراکین کی طرف سے زیرو آور کیلئے دو یا اس سے زیادہ نوٹس موصول ہوں تو سپیکر فیصلہ کریگا کہ ان میں سے کس نوٹس کو بحث کیلئے مقرر کیا جائے۔

باب نمبر 5

صوبائی اسمبلی اور نوجوانوں کا کردار

نوجوان قوموں کے وجود میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتے ہیں ۔ تبدیلی کی کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتی جب تک نوجوان اپنا کردار ادا نہ کریں۔ شائد اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس قوم کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی جس کے تعلیم یافتہ نوجوان ذمہ دار با خبر اور محنتی ہوں۔

پاکستان میں بھی ماضی میں پڑھے لکھے نوجوان طلبہ سیاست کا اہم کردار رہے ہیں۔ ملکی سیاست میں متحرک بعض بڑے ناموں پر نظر ڈالیں تو انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ایک نوجوان طالبعلم رہنما یا پھر مقامی حکومتوں یا کسی سول سوسائٹی یا پیشہ ورانہ تنظیم کے عہدیدار کی حیثیت سے کیا۔ آج کی پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں پر ہم نظر ڈالیں تو وہی لوگ زیادہ مستعد اور متحرک نظر آتے ہیں جیسا کہ سینیٹ کے سابقہ چیئرمین رضا ربانی، بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عبد المالک بلوچ، سینیٹر افراسیاب خٹک، سینیٹر سراج الحق، سینیٹر مشاہد اللہ خان، جاوید ہاشمی و دیگر اسکی چند مثالیں ہیں۔

پلاننگ کمیشن پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت ملک کی آبادی میں دو تہائی پاکستانیوں (66 فیصد) کی عمر 30 سال سے کم ہے جبکہ ہر 3 پاکستانیوں میں سے ایک نوجوان ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے جاری رجسٹرڈ ووٹرز کے تازہ ترین اعداد و شمار میں بھی بتایا گیا ہے کہ قومی ووٹر لسٹ میں ایک واضح اکثریت یعنی 44 فیصد نوجوان شامل ہیں اور یہ نوجوان عام انتخابات میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ۔ رجسٹرڈ ووٹرز کی فہرست میں نوجوانوں کی اتنی بڑی تعداد میں موجودگی کے جہاں کئی ایک دوسرے اسباب ہیں جیسا کہ شناختی کارڈ بنانے کے عمل میں پہلے سے زیادہ تیزی ہے وہیں گزشتہ دس سال کے دوران سیاسی جماعتوں کا نوجوانوں سے رابطہ بڑھانا بھی ایک بڑا عنصر ہے جس نے نوجوانوں کی سیاست میں دلچسپی کو بڑھایا ہے۔ تاہم ملک میں نوجوانوں کے کسی باضابطہ سیاسی فورم جیسا کہ طلبہ یونین وغیرہ کے موجود نہ ہونے کے سبب ہماری نوجوان نسل منتخب اداروں کے کام سے پوری طرح واقف ہے نہ ہی سیاسی جماعتوں یا حکومتوں نے اس طرف کوئی خاص توجہ دی ہے۔

پاکستان میں جمہوری عمل آج جس ارتقائی عمل سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہمارے نوجوان (مرد و خواتین) نہ صرف پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں اور مقامی حکومتوں کے حوالے سے ضروری معلومات رکھتے ہوں بلکہ منتخب اداروں اور نوجوانوں کے مابین پائی جانیوالی دوری بھی ختم کی جائے۔ ایک طرف حکومت اور سیاسی جماعتیں جمہوری گورننس کی بہتری میں نوجوانوں کے کردار کو تسلیم کریں تو دوسری طرف خود نوجوانوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ وہ اس حوالے سے کتنے اہم ہیں، انکا کیا کردار ہے اور انہیں اپنا کردار کس طرح ادا کرنا ہے۔

سیاسی و انتخابی عمل میں شمولیت

اگرچہ میڈیا اور اپوزیشن کی جماعتیں حکومت کے کام، کارکردگی اور پارلیمان میں کی گئی قانون سازی پر توجہ دیتے اور اسکی اچھائیوں یا برائیوں سے عام آدمی کو باخبر بھی رکھتے ہیں۔ تاہم معاشرے کے فعال اور متحرک فرد کے طور پر نوجوان خاص طور پر پڑھے لکھے نوجوان اس حوالے سے کردار ادا نہ کریں تو نہ صرف جمہوری گورننس کی بہتری کی امید کم ہو جاتی ہے بلکہ مزید بگاڑ کا خطرہ بھی ہو جاتا ہے۔

پچھلے عام انتخابات (2013) میں ماضی کے مقابلے پر ایک نیا رحجان سامنے آیا تھا کہ نوجوانوں نے بڑی تعداد میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا

ووٹر رجسٹریشن کے تازہ اعداد و شمار نوجوان ووٹرز کی تعداد میں اچھا خاصا اضافہ ظاہر کرتے ہوئے اس بات کی امید دلا رہے ہیں کہ نوجوان سیاسی عمل میں شمولیت کے حوالے سے پہلے کے مقابلے میں زیادہ پرجوش ہیں، تاہم ابھی اس سمت میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ سیاسی عمل میں شرکت کے پہلے اور بنیادی قدم کے طور پر نہ صرف خود کو زیادہ سے زیادہ بطور ووٹر درج کروائیں بلکہ اپنے اردگرد کے نوجوان مرد و خواتین کو بھی اس عمل پر قائل کریں۔ اس طرح نوجوان نہ صرف اپنے نمائندے منتخب کرنے کے عمل میں براہ راست شریک ہو جائیں گے بلکہ اس قابل ہونگے کہ خود کو بطور امیدوار پیش کر سکیں۔

منتخب نمائندوں کیساتھ روابط

ایک اچھی جمہوریت کا انحصار لوگوں کی بڑے پیمانے پر جمہوری عمل میں دلچسپی پر ہے۔ عوام کے منتخب کردہ ایوان اور اس میں بیٹھے عوامی نمائندے جمہوریت کا استعارہ اور روح رواں ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ملک اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ کر رہا ہوتا ہے۔ ایوانوں میں جاری پارلیمانی عمل ہر ایک شہری کو مثبت یا منفی معنوں میں متاثر کرتا ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ نوجوان بحیثیت ایک شہری کے ہمیشہ منتخب ایوانوں اور اپنے نمائندوں کیساتھ جڑے رہیں تاکہ ایوانوں میں ہونیوالی قانون سازی اور اپنے نمائندوں کے رویئے پر انکی نظر رہے۔ اسمبلیوں میں ہونیوالی بحث کو سنیں اور پڑھیں، پیش کئے جانے والے قانونی مسودات کے بارے میں جانیں اور اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں، نہ صرف اپنی رائے اور خدشات و تحفظات اپنے نمائندوں تک پہنچائیں بلکہ جہاں تعریف کرنے کی گنجائش ہو وہاں کنجوسی سے کام نہ لیں۔

رابطہ کیسے کریں: شہریوں کا کوئی بھی منظم گروپ، سکول، کالجز اور جامعات کے طلبہ و طالبات کے گروپ، کسی بھی سماجی تنظیم سے وابستہ افراد کا گروپ اور یہاں تک کہ کوئی عام شہری بھی تھوڑی سی کوشش مثلاً اپنے حلقے کے منتخب نمائندے، اسمبلی سیکرٹریٹ کے ذمہ دار افسر، اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر وغیرہ سے باضابطہ درخواست کرکے اسمبلی کی براہ راست کارروائی کیلئے اجازت نامہ (پاس) حاصل کر سکتا ہے۔

علاوہ ازیں ضروری نہیں کہ آپ منتخب ایوان میں بذات خود جائیں یا اپنے نمائندے سے بالمشافہ ملاقات ہی کو رابطہ سمجھیں۔ آجکل آپ کو رابطے کے بہت سے روائتی اور جدید ذرائع دستیاب ہیں جنہیں استعمال کرتے ہوئے آپ خود کو منتخب ایوانوں اور نمائندوں سے مسلسل رابطے میں رکھ سکتے ہیں اور انہیں احساس دلا سکتے ہیں کہ آپ کی نظر مسلسل ان پر ہے۔

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے رابطے کے جدید ذرائع برق رفتار اور تقریباً مفت ہیں۔ ان کے ذریعے آپ منتخب ایوانوں اور نمائندوں تک اپنی رائے، تجاویز، مشورے، سوالات، خدشات اور تحفظات اور کسی بھی معاملے پر اپنا ردعمل فوری طور پر ظاہر کرسکتے ہیں۔

آپ اپنے منتخب نمائندوں اور اسمبلی کے عہدیداران، وزرا اور اسمبلی سیکٹریٹ کے افسران سے بذریعہ ای میل اور فون وغیرہ بھی رابطہ کرسکتے ہیں۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپکی سہولت کیلئے اراکین، وزرا، عہدیداران وغیرہ کے ضروری کوائف، گھروں کے پتے اور فون و سیل نمبرز مع انکی تصاویر کے اسمبلی کی ویب سائٹ پر دستیاب کر رکھے ہیں۔۔

تنظیم سازی: آپ اپنے منتخب نمائندے کیساتھ رابطے میں رہنے پر آمادہ کرنے کیلئے حلقے، یونین کونسل، محلے، گاؤں اور وارڈ کی سطح پر نوجوانوں کی تنظیمیں بھی بنا سکتے ہیں۔ ان پلیٹ فارموں پر سہ ماہی، ماہانہ، پندرہ روزہ یا ہفتہ وار پروگرام رکھے جاسکتے ہیں جن میں نمائندوں کو اظہار خیال کی دعوت دی جائے اور نوجوان اس پروگرام میں اپنے علاقے کے مسائل اور ان کا حل کرنیکا طریقہ نمائندوں کے سامنے رکھیں۔ ان تنظیموں کے پلیٹ فارم سے آپ اپنے حلقے، صوبے اور یہاں تک کہ قومی اہمیت کے حامل مسائل کے حوالے سے سوالات مرتب کر کے نمائندے کے حوالے کرسکتے ہیں تاکہ وہ انہیں پارلیمان یا متعلقہ اسمبلی میں اٹھا سکے۔

معلومات تک رسائی کے حق کا استعمال: حکومت، پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں سے کسی بھی نوعیت کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آپ معلومات تک رسائی کے قانونی حق کو بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کیلئے آپ کو محض اپنے شناختی کارڈ کی کاپی کے ہمراہ سادہ کاغذ پر اسمبلی سیکرٹریٹ کے متعلقہ افسر کو ایک خط لکھنا ہوگا۔ تاہم معلومات تک رسائی کے حق کو استعمال کرنے سے پہلےآپ کو چاہیۓ کہ آپ اپنی متعلقہ اسمبلی کی ویب سائٹ کا وزٹ کرلیں ممکن ہے کہ آپ کو مطلوب معلومات آپ کو ویب سائٹ پر ہی مل جائیں۔

اسمبلی ویب سائٹ کا وزٹ

اسمبلی نے اپنی ویب سائٹ پر عام طور پر اسمبلی کی کارروائی اور اراکین اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق تمام ضروری معلومات جیسا کہ اراکین کے کوائف، رابطہ نمبرز، سیکرٹریٹ سٹاف کے نام، عہدے اور رابطے کی تفصیلات اور اسمبلی کی تاریخ وغیرہ علاوہ ازیں قانون سازی کی تفصیل اور ایوان میں کی گئی بحث کی لفظ بلفظ تفصیل بھی مہیا کی ہوتی ہے۔

عوامی مسائل کی نشاندہی

اپنے منتخب نمائندوں کیساتھ روابط قائم کرتے وقت نوجوانوں کی اولین ترجیح ذاتی کی بجائے اجتماعی عوامی مسائل کی نشاندہی ہونی چاہئے۔ ذاتی کی بجائے اجتماعی مسائل کو اجاگر کرنے کا رویہ منتخب نمائندوں کیساتھ آپ کے تعلق کو زیادہ مضبوط اور موثر بنانے میں اہم کردار ادا کریگا اور انکے سامنے آپکی شخصیت ایک ذمہ دار اور حساس شہری کے طور پر ابھرے گی اور وہ آپکی بات کو زیادہ سنجیدہ لیں گے۔

منتخب نمائندوں کا اصل اور بنیادی کام اسمبلی میں قانون سازی کرنا ہے جس کے باعث وہ کافی حد تک مصروف ہوتے ہیں۔ مصروفیات کے باعث اکثر اوقات انہیں اپنے حلقے کے مسائل کی طرف غور کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اگرچہ نمائندوں نے حلقے کیساتھ رابطہ رکھنے اور مسائل سے واقفیت کیلئے کچھ لوگ مقرر کر رکھے ہوتے ہیں تاہم اس کے باوجود وہ اس قدر توجہ مرکوز نہیں کرپاتے جس قدر لوگوں کی توقعات ہوتی ہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ نوجوان جہاں اپنے منتخب نمائندوں کی توجہ مسائل کی طرف مبذول کرائیں وہیں ان مسائل کے جلد حل کیلئے ان کا ہاتھ بھی بٹائیں۔ جہاں تک ممکن ہو ان مسائل کے حل کیلئے نمائندوں کیساتھ تعاون کریں اور جن کاموں کیلئے بھاگ دوڑ ضروری ہو ان کیلئے اپنا وقت بھی صرف کریں۔

اسمبلی اصطلاحات اور تعریفات

نظام کار یا ایجنڈا	ایجنڈا سے مراد کارروائی کی ایسی فہرست ہے جو کسی ایک دن اسمبلی کے روبرو پیش ہونی ہو۔
تحریک استحقاق	تحریک استحقاق اسمبلی یا اس کے کسی رکن کے حقوق یا استحقاق سے متعلق ہوتی ہے۔ کسی ایک رکن کی صورت میں اسے ذاتی استحقاق کہا جاتا ہے۔
عوامی اہمیت کے امور	اس سے مراد ایسے امور ہیں جو کسی حالیہ نشان زدہ یا غیر نشان زدہ سوال کا موضوع ہوں۔
مطالبات زر	بجٹ بننے کے وقت کسی وزارت یا ڈویژن کی طرف سے تجویز کی گئی گرانٹس کو مطالبات زر کہتے ہیں
تحریک التوا	ایسی تحریک جس کے تحت کوئی حالیہ اور فوری عوامی اہمیت کا حامل معاملہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔ بحث کے آخر میں متعلقہ وزیر کو ارکان کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کا جواب دینا ہوتا ہے۔
ترامیم	اسمبلی کی طرف سے پہلے سے منظور یا نئے سرے سے منظوری کیلئے پیش کسی مسودہ قانون وغیرہ میں ردوبدل کی تجاویز کو ترامیم کہا جاتا ہے۔
اسمبلی	اسمبلی" سے مراد بلوچستان صوبائی اسمبلی ہے۔
بجٹ	بجٹ مالی سال کے لئے صوبائی حکومت کی وصولیوں اور اخراجات کے گوشوارے کا بیان ہے جو ہر مالی سال میں اسمبلی میں منظوری کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ بجٹ کو سالانہ میزانیہ بھی کہتے ہیں۔
صدر نشین	کسی نشست کے حوالے سے صدر نشین سے مراد وہ شخص ہے جو اس نشست کی صدارت کر رہا ہو۔
چیئر	ایوان یا کسی کمیٹی کے کسی اجلاس کا پریزائیڈنگ آفیسر
چیمبر	اسمبلی کی عمارت کے اندر اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، قائد حزب اختلاف اور وزراء کے دفاتر کو چیمبر کہتے ہیں۔
کمیٹی	اسمبلی کے قواعد کے تحت قائم کی گئی کمیٹی
آئین	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین 1973
ڈپٹی اسپیکر	اسپیکر کے نائب کو ڈپٹی اسپیکر کہتے ہیں، یہ اسپیکر کی عدم موجودگی میں اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ اسے بھی ایوان منتخب کرتا ہے۔

انتخاب	ووٹ کے ذریعے نمائندہ منتخب کرنے کا عمل
قانون سازی	قانون بنانے کا عمل
قانون سازی کی کارروائی	وہ کارروائی جس کے تحت اسمبلی بل منظور کرتی ہے۔
لابی	لابی سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں اسمبلی کی کارروائی کے دوران کسی معاملے پر ووٹنگ کرانے کیلئے حق اور مخالفت کرنے والے اراکین ایک دوسرے کی مخالف سمت میں جاکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔
رکن یا ممبر	صوبائی اسمبلی کا منتخب ممبر
انچارج رکن	حکومتی بل کی صورت میں حکومت کی نمائندگی کرنے والا وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری، اور ارکان کے بل کی صورت میں وہ رکن جس نے یہ متعارف کرایا ہو یا کوئی دوسرا رکن جسے اس کی غیر موجودگی میں چارج سنبھالنے کے لئے تحریری طور پر اختیار دیا گیا ہو۔
تحریک	کسی رکن یا کسی معاملے سے متعلق وزیر کی طرف سے پیش کی گئی تجویز جو اسمبلی میں زیر بحث لائی جاسکتی ہو، اس میں ترمیم بھی شامل ہے۔
پیش کار یا محرک	ایوان میں بل، قرارداد، تحریک یا ترمیمی بل وغیرہ کو پیش کرنے والا پیش کار یا محرک کہلاتا ہے۔
پارلیمنٹ ہاؤس	وہ عمارت جو اسمبلی ممبران کی نشست کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
نجی رکن	وہ رکن جو وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری نہ ہو۔
رکن کا بل	رکن کی طرف سے متعارف کرایا جانے والا قانونی مسودہ
کارروائیاں	ایوان یا کمیٹی کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات
کورم	کورم ارکان کی وہ کم سے کم تعداد ہے جو اسمبلی کی کارروائی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ آئین کے تحت اسمبلی کے کل ارکان کا ایک چوتھائی کورم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔
وقفہ سوالات	سوالات پوچھنے اور جوابات دینے کے لئے مقررہ وقت
اسپیکر	اسمبلی کا سپیکر اور اس میں ڈپٹی اسپیکر یا وقتی طور پر چیئر پرسن کے طور پر کام کرنے والا کوئی رکن۔
سارجنٹ ایٹ آرمز	اسپیکر کی طرف سے ایوان میں نظم وضبط بر قرار رکھنے کے لئے مقرر کیا جانے والا افسر
آرڈیننس	ایسا قانون جسے صوبائی اسمبلی سے منظور کرائے بغیر فوری نافذ کر دیا جائے، حکومت ایسا اسی وقت کر سکتی ہے جب اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو۔ آرڈیننس گورنر جاری کرتا ہے اور آرڈیننس 90 دن کے لئے مؤثر ہوتا ہے اور

	حکومت کو اس میعاد کے اندر صوبائی اسمبلی سے اس کی منظوری حاصل کرنا ہوتی ہے، بصورت دیگر آرڈیننس خود بخود منسوخ ہو جاتا ہے۔
پارلیمانی قائدین	پارلیمانی قائدین سے مراد وہ منتخب اراکین ہیں جنہیں انکی اپنی جماعتیں ایوان میں اپنی پارلیمانی جماعت کا قائد مقرر کرتی ہیں۔

This document is printed by the Provincial Assembly of Balochistan with Support from Subai Project.

EUROPEAN UNION

This project is funded by The European Union